www.novelsclubb.com
قفسِ دل
از عروہ کرامت

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

قفسِ دل

از عروہ کرامت

قسط نمبر 3

آج بارات تھی اور گھر میں ہر طرف شور ہی شور تھا۔ہر کوئی اپنی تیاری میں مصروف تھا۔ کوئی نہانے گھس رہا ہے اور کوئی کپڑے پریس کر رہا ہے، اور لڑکیاں اپنے بالوں اور میک اپ میں مصروف تھی۔ لڑکے اب منتیں کرتے ہوئے ہیئر سپرے مانگ رہے تھے بقول ان کے لڑکیاں اپنے بالوں پہ ختم کر دیتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

علوینہ دے دو پلیز۔"ارید کب سے اس کے سرہانے کھڑا مانگ رہا تھا۔ مگر وہ بغیر اثر" لیے اپنے کرل کیے بالوں پہ سپرے کر رہی تھی۔

بہت ہی ڈھیٹ ہو۔ ساری ختم کردو گی۔" یحییٰ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا مگر" اس نے کوئی اثر نہ لیا۔

بہت شکریہ. "ڈھیٹوں کی طرح وہ پھر سے اپنے بالوں کے ساتھ مصروف ہوگئی تھی" ۔اور بالآخر علوینہ نے اس کو سپرے دے دی۔

یہ تو خالی کردی ہے تم نے۔" ارید نے بیچارگی سے اس کی جانب دیکھا۔"

تو یہ تمہارے پیسوں کی تھی، جو تکلیف ہورہی ہے۔" کندھے اچکاتے ہوئے وہ وہاں" سے نکل گئی اور پیچھے انہوں نے کفایت شعاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے بال سیٹ کیے۔

باہر گاڑی آگئی ہے۔" ریحان نے آکر ان کو اطلاع دی۔ کچھ اپنی گاڑیوں پہ چلے گئے اور" باقیوں نے ہائی ایس پہ جانا تھا۔

www.novelsclubb.com

سارے آکر گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔ مگر اس کی نظریں کسی کو ڈھونڈ رہی تھیں۔

سب آگئے ہیں۔" عثمان نے سب سے پوچھا۔ مگر وہ سب کسی ایک کو فراموش کر رہے" تھے۔ اتنی دیر میں وہ بھی گاڑی میں آکر بیٹھ گیا۔ سفید شلوار قمیض میں ملبوس براؤن شال

شانوں پہ لیے، بالوں کو جیل سے سلیقے سے جمائے وہ وجیہہ لگ رہا تھا۔وہ کسی سے باتوں میں مصروف تھی جب اس کے کانوں میں آواز پڑی۔

"یہ خالہ نازیہ کی چھوٹی بیٹی کچھ نکچڑی سی نہیں ہے۔"

اپنے خیال کا اظہار کرنے والا یحییٰ تھا۔

نکچڑی نہیں،اس میں بہت ایٹیوڈ ہے۔"عثمان نے توضیح کی۔"

ہاں یہ تو ہے۔"یحییٰ نے اس کے ساتھ متفق ہونے والے انداز میں سر ہلایا۔""

اتنا ایٹیوڈ تو ہونا بھی چاہیے۔"اب کہ بولنے والا مارب تھا۔علوینہ کے لب بے ساختہ" مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔ہال کے سامنے جا کر گاڑی رکی تھی۔اور سب نے نکلنا شروع کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اپنا بیگ ہاتھ میں تھامتی ہوئی وہ باہر نکلی تھی اور ہی سارہ اس کے پیچھے پیچھے نکلی تھی۔علوینہ گرین کلر کی لمبی قمیص میں ملبوس تھی جس پر ہلکا سلور کام کیا گیا تھا۔پیروں میں سلور چھوٹی ہیل اور بالوں کو کرل کیے،ڈوپٹے کو کندھے پہ ڈالے وہ اچھی لگ رہی تھی۔جبکہ اس کے برعکس سارہ نے اورنج اور سلور رنگ کی کامدار لمبی قمیص پہن رکھی تھی۔بالوں کو

سیدھا کر کے کمر پہ ڈالے، پیروں میں سلور ہیلز پہنے وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔ وہ دونوں پر اعتماد چال چلتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھیں۔

اسلام و علیکم !"علوینہ اور سارہ اب اپنے رشتہ داروں سے مل رہی تھیں۔ سارہ خوشدلی" سے مل رہی تھی جبکہ علوینہ بھرپور مسکرانے کی کوشش کر رہی تھی۔

ماما حوریہ آگئی ہے۔"سارہ نے نازیہ بیگم سے پوچھا۔ نازیہ بیگم میرون رنگ کے ڈریس" میں پیاری لگ رہی تھیں۔

ہاں آگئی ہے،اور تم دونوں جاؤ اس کے پاس، وہ کب سے پوچھ رہی ہے۔"نازیہ بیگم نے" ان دونوں کو بتایا۔

ماما یہ بیگ اب آپ کا ہوا۔"علوینہ نے اپنا کلچ ان کو تھمایا تو نازیہ بیگم نے اسے گھورا۔"

"میں اس کا کیا کروں۔ "

چاہے تو اس کو ہاتھ میں پکڑ لیں۔ یا اپنے بڑے تھیلے میں ڈال دیں یا اچار ڈال دیں۔ میری" بلا سے۔"کیا شان بے نیازی تھی۔ وہ اپنی ماما کے ہینڈ بیگ کو تھیلا کہا کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

جب اس کو اٹھا نہیں سکتی تو ساتھ کیوں لاتی ہو۔" نازیہ مجتبیٰ اس کو ڈانٹنے کے فل موڈ میں تھیں۔

"ماما بس میں اس کو اور سنبھال نہیں سکتی، اس لیے۔" علوینہ کہتی ہوئی وہاں سے بھاگنے کے انداز میں نکلی تھی اور سامنے سے آتے ارید کے ساتھ ٹکرائی تھی۔

"وینا خدا کے لیے دیہان سے چل لیا کرو." ارید اپنے ماتھے کو سہلا رہا تھا۔

"اوہ میرا پیارا چھوٹا سا بھائی۔ گولو مولو۔" وینا نے اس کے دونوں گال کھینچے تھے۔

"بس کر دو، میں کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہوں اور دور ہٹاؤ اپنے ہاتھ۔" ارید نے اس کے ہاتھ جھٹکے تھے۔ اف یہ لڑکے اور ان کا خود کو بڑے کہلانے کا شوق۔

"اچھا، اچھا بس۔" علوینہ نے جان بوجھ کہ اس کا گال چوما تھا اور ارید کو سخت کوفت ہوتی تھی جب وہ اسے چھوٹے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتی تھی۔ کہنے کو تو وہ اس سے ایک سال چھوٹا تھا مگر وینا جان بوجھ کر اس کو زچ کرنے کے لیے ایسی حرکتیں کرتی تھی۔

"غضب خدا کا، ساری لپ سٹک میرے منہ پہ لگا دی ہے." ارید نے اپنی گال رگڑی۔

www.novelsclubb.com

جھوٹے پرمانینٹ ہے۔کوئی نہیں لگی اور ہٹو راستے سے بھئی میں حوریہ کے پاس جا رہی تھی۔"علوینہ نے اس کو سائیڈ پہ کیا اور خود برائیڈل روم کی جانب بڑھی۔کاریڈور میں کوئی بھی نہیں تھا۔اس کی ہیل کی ٹک ٹک پورے کاریڈور میں گونج رہی تھی۔دروازہ دھکیلتی ہوئی وہ روم میں داخل ہوئی۔

واہ !'علوینہ زور سے چیخی تھی جبکہ سارہ اور حوریہ نے حیرانی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔"

کیا ہو گیا ہے وینا. ؟"سارہ نے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی دیکھا جو دانت نکال کر ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

حوریہ اتنی پیاری لگ رہی ہے،ماشاءاللہ "علوینہ اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔اور اب وہ" دونوں بہنیں اس کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف تھیں۔اتنی دیر میں نکاح خواں بھی آگئے اور حوریہ کا نکاح پڑھا دیا گیا۔کھانا لگا دیا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور سب کھانے میں مصروف تھے۔نازیہ بیگم حوریہ کے پاس آکر بیٹھ گئی تھیں۔

علوینہ باہر جاؤ، تمہیں فائزہ خالہ بلا رہی ہیں۔"خدیجہ نے آکر اسے پیغام دیا تو وہ اپنا ڈپٹہ " درست کرتی ہوئی باہر نکل گئی۔

"ویناا بیٹا! زرا ادھر دلہے کی فیملی سے پوچھ لو کی انہیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے۔""

فائزہ بیگم نے اسے کہا تو وہ سر ہلا کہ ان کی طرف بڑھ گئی۔ یہ لڑکی والے کچھ زیادہ ہی پروٹوکول دینے لگ جاتے ہیں ہنہ۔

"آنٹی کسی چیز کی بھی ضرورت ہو تو آپ بتادیں۔"علوینہ مسکراتے ہوئے ان سب سے پوچھ رہی تھی۔اور پھر جاکر ویٹر کو ہدایات دے رہی تھی۔

مصروف سے انداز میں چلتی ہوئی جا رہی تھی جب اس کا کندھا کسی کے کندھے سے ٹکرایا تھا۔

"اندھے ہیں؟ نظر نہیں آتا آپ کو؟"علوینہ نے اس کو گھورتے ہوئے کہا تھا۔ مگر سامنے والا کمینگی سے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"سوری میڈم، وہ آپ اتنے مصروف انداز میں چل رہی تھیں۔میری کیا غلطی۔" بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے دانتوں کی نمائش کی تھی۔

"مصروف انداز میں ضرور چل رہی تھی مگر کسی کے ساتھ ٹکریں مارنے کے ارادے سے نہیں چل رہی تھی۔"اس کو گھورتے ہوئے وہ وہاں سے آگے بڑھی تھی۔

لفنگا۔"علوینہ بڑبڑاتی ہوئی اپنی کزنز کے ٹیبل کے پاس آئی تھی۔ "

آف یار! میں تو تھک گئی ہوں۔"علوینہ دھپ سے کرسی پہ بیٹھی تھی۔ "

وینا یہ آئسکریم تو کھا کے دیکھو،بہت مزے کی ہے۔"ارید نے اس کو آئسکریم پکڑائی۔ "

ہمم! مزے کی ہے۔یہ لو باقی تم کھاؤ۔اور مجھے یہ سیلڈ دو زرا۔"علوینہ نے ارید سے " رشین سیلڈ کی ٹرے پکڑی اور اپنی پلیٹ میں انڈیلی۔اور اپنے بالوں کو پکڑ کے ڈھیلی سی پونی بنادی۔تاکہ کھانے میں دشواری نہ ہو۔

ہاہاہاہاہاہا! آوے تم تو ایسے کھانے بیٹھی ہو جیسے پتہ نہیں کب کی بھوکی ہو۔"آمنہ نے " اس کی پونی کی طرف اشارہ کیا تھا۔

میں تو ایسے ہی کھاتی ہوں آرام سے،اور مجھے سخت کوفت ہوتی ہے لڑکیوں سے جو " شوخیاں مارنے کے چکروں میں ٹھیک سے کھاتی بھی نہیں ہیں۔" چمچ بھر کے منہ میں ڈالا اور ساتھ ساتھ ہاتھ ہلا کر آمنہ کو طعنہ بھی مار دیا۔

تم تو غصہ ہی کر گئی۔میں تو ایسے ہی کہہ رہی تھی۔"آمنہ نے کندھے اچکائے۔ "

www.novelsclubb.com

نہیں، نہیں میں غصہ تو نہیں کر رہی، بس بتا رہی ہوں۔"علوینہ مزے سے کھاتی جا رہی تھی اور ارد گرد سب اس کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

ویسے ایک اور بات آمنہ باجی۔ کم از کم میں آپ کی طرح بالوں کو بھی ساتھ میں نہیں کھا رہی اور آپ کی طرح یہ چھوٹا سا چمچ منہ میں ڈالا۔اور ساتھ ہی نزاکت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ٹشو سے منہ صاف کیا۔اف سو چیپ۔"اس نے چھوٹا سا چمچ منہ میں ڈالا اور آمنہ کی بھرپور نقل بھی اتاری۔اور سب اس کی باتوں پہ ہنس کے پاگل ہو رہے تھے۔اچھے سے کھانے کے بعد اور ان سب کو روسٹ کر کے وہ وہاں سے اٹھ گئی تھی کیونکہ اب حوریہ کو سٹیج پہ لانا تھا۔

ابھی علوینہ جا ہی رہی تھی کہ مارب اسے سامنے سے آتا ہوا نظر آیا۔علوینہ اس کے پاس آ کر رک گئی۔

www.novelsclubb.com

کہاں جا رہی ہو؟"مارب نے اس سے پوچھا۔"

وہ حوریہ کو لینے،انکل کہہ رہے ہیں کافی ٹائم ہو گیا۔"پونی میں سے دو لٹیں باہر نکلی ہوئی تھیں اس نے بات کرتے ہوئے انہیں کان کے پیچھے اڑسا۔

اوکے جاؤ مس پونی ٹیل۔"مارب نے زرا سا جھکتے ہوئے کہا تو علوینہ ہنس دی۔"

اوکے میں جا رہی ہوں۔اگر آپ کو میری پونی سے مسئلہ۔"وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ" مارب نے اس کو اپنی طرف کھینچا تھا۔اچانک سے ہوئی حرکت پہ وہ گھبرا گئی تھی۔مگر جیسے ہی پیچھے مڑ کہ دیکھا تو وہی لڑکا دوبارہ سے علوینہ کے ساتھ ٹکرانے لگا تھا۔ماتب نے بروقت اس کو سائیڈ پہ کر لیا تھا۔

یہ وہی لڑکا تھا نہ جو تم سے پہلے بھی ٹکرایا تھا."مارب نے اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے" پوچھا۔اب وہ راہداری عبور کرتا ہوا غائب ہو چکا تھا۔

ہاں وہی ہے۔عجیب انسان،آپ کو کیسے پتہ ؟"علوینہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور" آخر میں مارب کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

میں نے دیکھا تھا جب یہ پہلے ٹکرایا تھا۔چلو آؤ چلیں۔"مارب اس کو لیتا ہوا برائیڈل روم" میں چلا گیا اور حوریہ کو لا کر سٹیج پہ بٹھایا گیا۔دودھ پلائی کی رسم کی گئی اور اس کے بعد تحفے تحائف دینے کا سلسلہ چلا اور ساتھ میں فوٹو سیشن تو ضرور ہوتا ہے۔حوریہ اپنا موبائل وہیں چھوڑ آئی تھی۔علوینہ وہ لینے کے لیے دوبارہ اس جانب بڑھی تھی۔

راہداری بالکل سنسان تھی،اس کی ہیل کی ٹک ٹک فضا میں پھیلی خاموشی کو توڑ رہی تھی ۔اچانک سے اس نے قدموں کی چاپ سنی تھی۔اس کے دماغ میں عجیب سے وسوے آئے تھے مگر پیچھے مڑ کے نہ دیکھا اور اگنور کرتی ہوئی تیز تیز چلنے لگی۔

کوئی اس کے پیچھے مسلسل آرہا تھا۔ گرخن گھما کہ پیچھے دیکھا تو گہرا سانس بھرا کیونکہ وہاں پہ صرف مارب تھا۔

آپ ادھر کیا کر رہے ہیں۔؟"علوینہ نے اس کو دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا۔"

تمہارے پیچھے آیا تھا۔کیونکہ تمہیں تو ہر جگہ پہ اکیلے گھومنے کا شوق ہے۔اب پھر ڈر کیوں گئی تھی۔"مارب نے طنزیہ مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی تھی۔

میں کب ڈری تھی۔اگر ڈرپوک ہوتی تو اکیلے نہ آجاتی۔"علوینہ نے غصے سے اس کو جواب دیا تھا۔ہمیشہ سے اس کی طنزیہ مسکراہٹ علوینہ کو زہر لگتی تھی۔

اچھا جی۔تو پھر تیز تیز کیوں چلنے لگ گئی تھی۔"مارب نے منہ نیچے کر کے مسکراہٹ روکنے کی کوشش کی تھی جبکہ علوینہ نے آنکھیں بند کی تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ اس لیے کہ میں جلدی پہنچ جاوں۔اور اب میں فون لے آوں۔" تنک کر پوچھا گیا تھا" ۔

جی جی ضرور۔"علوینہ بڑبڑاتی ہوئی اندر گئی اور فون لے کر باہر آئی وہ اس کا انتظار کر رہا تھا۔اس کے آتے ہی ان دونوں نے چلنا شروع کر دیا۔

ایسے ہی ہر جگہ اکیلی منہ اٹھا کر نہ چلی جایا کرو۔"مارب نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا" تو اس کی آنکھوں میں ناگواری ابھری تھی۔

آپ کہنا کیا چاہ رہے ہیں۔؟"علوینہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ ہلکا سا" مسکرایا۔

تم سمجھدار ہو اور مجھ سے بہتر جانتی ہو کہ میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں۔احتیاط سے رہا کرو۔اور" اپنے ارد گرد کے لوگوں سے بھی ذرا خبردار رہا کرو۔"علوینہ مروتاً مسکرائی تھی۔راہداری میں جلتی زرد روشنی ماحول کو واقع ہی خوفناک بنا رہا تھا۔مارب ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا۔اکثر حادثات ایسی سنسان جگہوں پہ ہوتے۔علوینہ دل میں خوش ہوتی تھی کہ اسے دوسروں کی عزت کی فکر ہوتی ہے۔یہ لڑکا بھی نہ۔

ایک منٹ رکو۔!"مارب نے چلتے ہوئے اس کو روکا تھا۔اس نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

یہ وہی لڑکا ہے نہ."مارب نے اشارہ کر کے پوچھا تھا۔تو علوینہ نے سر ہلایا۔"

تھوڑا سا مزہ چکھایا جائے۔"شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا گیا تھا۔اس نے ناسمجھی سی مارب کی طرف دیکھا تھا۔

کیا مطلب؟میں اس کو طمانچہ ماروں کا کیا کروں؟"علوینہ نے اس سے سوال کیا۔تو اس نے نفی میں سر ہلایا اور اس نے علوینہ کی جانب جھکتے ہوئے سرگوشی کی تھی۔اور اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا تھا۔اور اگلے پل وہ لڑکا دھڑام سے زمین بوس ہو چکا تھا۔

اوہ!سوری۔"علوینہ نے ہاتھ اوپر اٹھاتے ہوئے بھرپور اداکاری کی تھی۔کیونکہ وہ پاؤں آگے کر کے اس کو گرا چکی تھی۔

مارب نے فوراً اس کو اٹھنے میں مدد کی۔

بھائی زیادہ تو نہیں لگی۔دیھان سے چلا کرو نہ۔"مارب نے مصنوعی کندھے جھاڑتے" ہوئے بہت کچھ باور کروانا چاہا تھا۔

وہ شرمندہ ہوتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔علوینہ اور مارب کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔حوریہ کی رخصتی کر دی گئی تھی اور خلاف توقع کوئی بھی نہیں رویا تھا۔بقول علوینہ کے ہر کوئی حوریہ سے ناک و ناک آیا تھا۔ان تینوں بہن بھائیوں نے سب کو ہنسا ہنسا کہ پاگل کر دیا تھا۔

رخصتی کے بعد دوبارہ سے گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے علوینہ بھی ہائی ایس میں آئی مگر اس کو جگہ نظر نہیں آ رہی تھی۔صرف اور صرف ایک سیٹ تھی۔وہ وہاں بیٹھ جاتی مگر ریحان بھی وہیں بیٹھا تھا اس نے آنکھیں میچیں تھیں۔

اگلی سیٹ پر مارب اور عثمان براجمان تھے۔تھکان کے باعث مارب نے آنکھیں موند لیں تھیں۔علوینہ نے اس کے کندھے کو ہلایا تو اس نے فوراً آنکھیں کھولیں اور اس کی جانب دیکھا۔

کیا ہوا ہے؟ کوئی مسئلہ ہے؟"مارب نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔تو علوینہ نے" بچوں کی طرح سر ہلایا۔

وہ مجھے پیچھے نہیں بیٹھنا۔"علوینہ نے اس کو بات بتائی تو اس نے فوراً گردن گھما کر پیچھے " دیکھا

اور ساری بات سمجھ گیا۔

میرے ساتھ بیٹھ جاؤ گی۔؟"مارب نے اس سے پوچھا کیونکہ وہ خود بھی اٹھ کر جا سکتا تھا" مگر عثمان کے ساتھ بھی شاید وہ کمفرٹیبل نہ ہوتی تو اس نے پوچھنا مناسب سمجھا۔

ہاں میں بیٹھ جاؤں گی۔"علوینہ نے بالوں کو کان کے پیچھے اڑسا۔"

عثمان یہاں سے اٹھو اور پیچھے جا کر بیٹھو۔"مارب نے اس کو جھنجھوڑا جو کہ آرام سے ہینڈ" فری لگا کر بیٹھا تھا۔

اوہو! کیا مسئلہ ہے؟ میں کیوں پیچھے جاوں۔"اس نے جھنجھلائے ہوئے انداز میں کہا اور" علوینہ نے جانب دیکھ کر کوئی بات اخذ کرنی چاہی مگر اس سے پہلے ہی مارب بول اٹھا۔

www.novelsclubb.com

تم ریحان اور یحییٰ کے ساتھ بیٹھو اور ان کی کمپنی انجوائے کرو۔ ویسے بھی میں تھک گیا" ہوں اور تمہاری یہ زبان نہیں بند ہوتی ایک منٹ بھی۔"وہ بات کو مکمل بدل چکا تھا۔ کتنا

خیال تھا نہ اسے لڑکیوں کی عزت کا اور انہی چیزوں کی وجہ سے وہ علوینہ کی توجہ حاصل کر رہا تھا۔ مرد وہی ہوتا ہے جو عورتوں کی عزت کرنا جانتا ہو۔

ہاں، ہاں اور یہ جو تمہارے ساتھ بیٹھنے لگی ہے، یہ تو گونگی ہے ایک لفظ نہیں بولتی۔""" عثمان طنز کرنا نہیں بھولا تھا علوینہ نے اسے سخت گھوری سے نوازا تھا۔

اچھا اب زیادہ باتیں نہیں کرو۔ اور نکلو۔" مارب نے اس کو چلتا کیا اور علوینہ کو جگہ دی" ۔وہ دوبارہ سے آنکھیں بند کر چکا تھا۔ گاڑی چل پڑی تھی اور تھوڑی دیر بعد ٹریفک میں پھنس چکی تھی۔ لاہور اور ٹریفک جام عالمی مسئلہ ہے بھئی۔ !

زنجبیل. "اس نے اس کا نمبر کھول کر میسج کیا اور فوراً ہی اس کا جواب موصول ہو گیا تھا" جیسے وہ اسی کا انتظار کر رہی ہو۔ ہوتے ہیں نہ زندگی میں کچھ ایسے لوگ جن کو آپ جب بھی میسج کریں وہ فوراً سے حاضر ہو جاتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

کیسی ہو تم؟"علوینہ نے اس سے پوچھا۔"

میں الحمدللہ حسین و جمیل۔ تم سناؤ شادی کیسی گزری؟"زنجبیل کا انداز بالکل نارمل " ہو چکا تھا یعنی اب وہ بہتر تھی۔

ہائے یار کیا بتاؤں میں تمہیں۔میرے ساتھ کیا کیا تماشے ہو رہے ہیں یہاں۔!"علوینہ" نے اسے بتایا اور ساتھ ہنسی والے ایموجیز سینڈ کیے تھے۔

کیوں کیا ہوا ہے؟"سکرین روشن ہوئی تو علوینہ نے دوبارہ سے فون پکڑا۔"

یار یہ جو میرے کزنز ہیں نہ بہت ہی کوئی عجیب لوگ ہیں۔فضول میں میرے ساتھ کوئی" نہ کوئی بحث کرنا شروع کر دیتے ہیں یا کوئی ایسی ویسی حرکت کر دیتے ہیں اور میرا پارا ہائی ہو جاتا اور آگے تم جانتی ہو۔"علوینہ نے لمبا سا میسج اس کو سینڈ کیا۔اور اس کا فوراہی جواب سکرین پہ ابھرا تھا۔

علوینہ کوئی حال نہیں تیرا،کسی کا تو لحاظ کر لیا کرو۔"زنجبیل نے در فٹے منہ والے" ایموجیز بھیجے تھے۔

وہ جو ریحان ہے سپیشلی!اس کی حرکتیں کچھ زیادہ ہی عجیب ہیں۔انتہا کا عجیب انسان ہے" "۔میں بہت کوشش کرتی ہوں اس کو زلیل نہ کروں۔مگر اس کی حرکتیں ہی ایسی ہیں۔

اوہے ہی جوتیاں دے لائق!"زنجبیل نے پنجابی میں بولنا ضروری سمجھا تھا۔اور علوینہ" نے مسکراہٹ روکی تھی۔

مزے کی بات مارب کو بھی اس کی حرکتوں کا پتہ چل گیا ہے۔"علوینہ نے دانت نکالتے ہوئے اس کو بتایا۔

اچھا تو پھر اس نے کیا کہا؟"زنجبیل نے سسپنس سے پوچھا تو علوینہ نے اس کو بتانا شروع کر دیا۔

صاف، صاف تو کچھ نہیں کہتا مگر مجھے اس سے دور رکھنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔"

"ڈیفینڈ کرتا ہے۔

اوئے ہوئے! کیا بات ہے۔"زنجبیل نے اس کو چھیڑنے کے انداز میں کہا تھا۔گاڑی دوبارہ سے چلنا شروع ہو چکی تھی۔

"شرم کر لو۔بیلا اب تم تو نہ چھیڑو۔"

www.novelsclubb.com

"کیوں میں کیوں نہ چھیڑوں بھئی۔"

. آف میں بہت کنفیوز ہوں یار۔؟"علوینہ نے لکھ کر اس کو سینڈ کیا"

کیوں کنفیوز ہو بھئی آرام سے کھل کے بتاو۔"زنجبیل نے اسے ایزی کرنا چاہا۔"

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔جب وہ مجھے پروٹیکٹ کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اور بھی اچھا" لگتا ہے۔اس نے مجھے گجرے کے کر دیے۔اس نے میری آنکھوں کی تعریف کی۔اور وہ جب بھی میرے آس پاس ہوتا تو میرا دل عجیب طریقے سے دھڑکنے لگ جاتا۔"علوینہ نے تیز تیز ٹائپ کرتے ہوئے اس کا سینڈ کیا۔

اوہ!!دال میں کچھ کالا ہے۔اور یہ تو سب محبت کے سمپٹمز ہیں لڑکی۔"آخری لائن پڑھ " کہ تو اچانک ہی وہ گھبرائی تھی کیا،واقع میں ہی ایسا ہو رہا ہے مگر اس نے فورا اپنے خیال کو جھٹکا۔

بیلا بکواس نہیں کرو ایسا ویسا کچھ نہیں ہے۔"علوینہ کا دل کر رہا تھا اس وقت وہ سامنے " ہوتی تو اس کو سر پھاڑ دیتی۔

ویسے وہ تمہیں اب تو برا نہیں لگتا نہ۔"زنجبیل نے اسے دوبارہ سے پوچھا۔"

نہیں اتنا برا بھی نہیں ہے،جتنا میں سمجھتی تھی۔"علوینہ نے سوچتے ہوئے کہا"

" "مان لو لڑکی وہ تمہیں اچھا لگتا ہے۔"

لال بیگ دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ میں تمہارا خون پی جاؤں گی۔"علوینہ نے اس پر چیخنے والے ایموجیز بھیجے۔

" اوئے لڑکی تم یہ بات بہتر جانتی ہو۔مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔"

میرے ساتھ والی سیٹ پہ ہی بیٹھا ہے۔"علوینہ نے اسے بتایا"

اوہ ٹیک یور ٹائم۔"زنجبیل نے دوبارہ سے اسے تنگ کیا تھا۔"

لال بیگ نکل جاؤ ورنہ میں تمہارا سر پھاڑوں گی۔"علوینہ نے فون بند کر دیا۔گاڑی" سڑک پہ بھاگ رہی تھی۔نومبر کا آغاز تھا اور ہوائیں ہلکی ہلکی سرد ہو چکی تھیں۔چاند بادلوں کی اوٹ میں سے جھانک رہا تھا۔وہ چاند کو گھورنے میں مصروف تھی اور ساتھ اس کا دماغ اور دل آپس میں جھگڑ رہے تھے۔وہ کوئی نتیجہ اخذ نہیں کر پا رہی تھی۔ہوا اس کے بالوں کو اڑا رہی تھی۔گھر پہنچ کر آج وہ جلدی ہی سونے چلی گئی تھی۔

محبت کا یہ جذبہ مرنے کا نا ہے

وہ اب میرے دل سے اترنے کا نا ہے

کہاں اس فریبی کی باتوں میں آئے

وہ جو کہہ رہا ہے وہ کرنے کا نا ہے

ابھی تو شروعات ہے عاشقی کی

ابھی بھوت سر سے اترنے کا نا ہے

www.novelsclubb.com

جدائی کے صدمے ہیں بس چار دن کے

کسی کے لئے کوئی مرنے کا نا ہے

تو کر لوں یقیں اس کے عہد وفا پر

وہ یہ کہہ رہا ہے مکرنے کا نا ہے

یہ آنکھیں نہیں اس کی بحر جفا ہیں

جو ڈوبے گا ان میں ابھرنے کا نا ہے

اگر بھول سکتا بھلا دیتا اب تک

تری یاد کا زخم بھرنے کا نا ہے

تو جب اتنی اونچی اڑانیں بھرے گا

www.novelsclubb.com

تو حاسد ترے پر کترنے کا نا ہے

تہتر گروہوں میں جب بٹ گئے ہم

تو شیرازہ اپنا بکھرنے کا نا ہے

بلا کا وہ ہشیار سمجھے ہے خود کو

مگر میرے آگے ٹھہرنے کا نا ہے

وہ ہے بے وفا تو کوئی اس سے کہہ دے

فراز آس کے صدمے میں مرنے کا نا ہے

www.novelsclubb.com

زنجبیل صبح دیر سے اٹھی تھی اور اس کا موڈ قدرے بہتر ہو چکا تھا۔اٹھتے ہی چادر درست کرنے کے بعد وہ کپڑے لے کر نہانے گھسی تھی۔آسمانی رنگ کے شلوار قمیض میں ملبوس بالوں کی پونی بنائے۔وہ پیاری لگ رہی تھی۔پلکوں کی جھالر کے سائے میں اس کی شہد رنگ کی آنکھیں اسے اور پر کشش بناتی تھیں۔خود پہ نظر ڈالتی ہوئی،بیگ تھامتے ہوئے کمرے سے نکل آئی۔گھر پہ صرف ثمینہ بیگ تھیں۔

تم کہاں چل دیں۔؟"انہوں نے اسے دیکھ کر سوال کیا۔"

میں تایا جان کے گھر جا رہی ہوں۔آج ان کے گھر ہی رکوں گی۔"زنجبیل نے انہیں بتایا" اور دروازہ کھولتی ہوئی باہر نکل آئی اور سامنے ہی وہ گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

کیسی ہو تم؟"زریاب نے اس سے پوچھا۔"

میں ٹھیک ہوں۔"مختصر سا جواب دیا گیا تھا۔"

مجھے تو نہیں لگ رہی۔"زریاب نے اس کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

مسٹر زریاب۔ کیا یہیں کھڑے رہنے کا ارادہ ہے۔" وہ اس کے نام کو چبا کر بولتے ہوئے" اس سے پوچھ رہی تھی اور وہ حیرت سے منہ کھولے اس کو دیکھ رہا تھا۔ زنجبیل دروازہ کھول کے اندر بیٹھ چکی تھی۔

امثل کا نام زریاب تھا مگر بچپن میں اسے عادت تھی ہر چیز کو کسی دوسری چیز سے مثال دے کر سمجھانے کی جس کی وجہ سے زنجبیل نے اس کا نام ہی امثل رکھ دیا تھا۔ امثل یعنی کسی کی مانند۔ اور پہلے پہل تو وہ اسے چڑانے کے لیے کہا کرتی تھی مگر بعد میں سب نے اسے امثل کہنا شروع کر دیا تھا۔ زریاب (امثل) نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی ۔راستے میں خاموشی چھائی رہی تھی۔ تھوڑی دیر میں وہ گھر پہنچ چکے تھے۔

اسلام و علیکم! رائمہ باجی۔" زنجبیل خوش دلی سے ان کے گلے لگی تھی۔"

وعلیکم اسلام! کیسی ہو پیاری لڑکی۔" رائمہ نے اس سے الگ ہوتے ہوئے پوچھا۔"

میں ٹھیک۔ یہ یشل کدھر ہے۔؟" زنجبیل نے اسے ادھر ادھر دیکھا تھا۔ زریاب" صوفے پہ بیٹھا اس کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

وہ اپنی دوست کے ساتھ نکلی ہوئی ہے کہیں۔" زنجبیل رائمہ کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔"

سہی ہو گیا۔اور تایاابو آفس ہوں گے یقیناًاور تائی امی کہاں ہیں؟"زنجبیل نے گھر میں "
پچھلی خاموشی سے اندازہ لگایا تھا۔ان تینوں کے علاوہ گھر پہ کوئی بھی نہیں تھاشاید۔

ماما کی دوست کی ساس بیمار ہیں توان کی عیادت کے لیے گئی ہوئی ہیں۔"رائمہ نے اسے "
بتایا۔

اچھاتم دونوں بیٹھو میں اپنے روم میں جارہی ہوں۔میرااسائنمنٹ بنانے والا ہے۔"""
رائمہ اپنافون اٹھاتی ہوئی وہاں سے اٹھ گئی۔

زریاب بیگ۔مجھے پتہ ہے میں بہت پیاری ہوں پراس کا یہ مطلب نہیں ہے تم مجھے "
مسلسل گھورتے رہو۔"زنجبیل کے اس طرح کہنے پہ اس کو ہنسی آئی تھی۔

نہیں۔تمہیں کس نے کہا میں تمہیں اس لیے گھور رہا ہوں کہ تم پیاری ہو؟"زریاب "
نے اس کو دیکھتے ہوئے کہااور ساتھ ہلکاسا مسکرایا۔

توپھر کیوں دیکھ رہے ہو؟"زنجبیل نے ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ جمائے اس سے پوچھا تھا۔ "

www.novelsclubb.com

میں یہ سوچ رہا ہوں۔ تم روز آئینہ کیسے دیکھتی ہو۔ مطلب تم ڈرتی نہیں ہو۔" زریاب نے آرام آرام سے کہا تھا اور زنجبیل کو بات سمجھتے ہوئے ایک سیکنڈ لگا تھا۔ ساتھ پڑا کشن اٹھا کہ زریاب کے منہ پہ مارا تھا جسے اس نے کیچ کرنے کی زحمت نہیں کی تھی۔

چنگڑ، لومڑ نہ ہو تو کہیں کا۔" زنجبیل چیخی تھی۔ اور زریاب نے دانت نکالے تھے۔"

تم نے ناشتہ کیا ہے؟" اس نے زنجبیل سے پوچھا۔"

نہیں۔ بھلا اتنی صبح صبح میں ادھر آگئی تو ناشتہ کس ٹائم کرنا تھا." زنجبیل نے آنکھیں گھماتے ہوئے اسے بتایا۔"

آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ بارہ بج رہے ہیں، کوئی صبح صبح نہیں ہے۔""" زریاب نے گھڑی پہ ٹائم دیکھتے ہوئے اسے بتانا فرض سمجھا۔

www.novelsclubb.com

اچھا، اچھا مجھے پتہ ہے تم آج جلدی اٹھ گئے ہو پر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم اب طنز کرو۔ چھٹی والے ان سب دیر سے اٹھتے ہیں۔" زنجبیل نے ہاتھ نچا نچا کے اسے بتایا تھا۔"

چلو آؤ کچھ بنا لیتے ہیں۔" زریاب نے اسے آفر کی کیونکہ نہ تو تائی جان گھر تھیں اور رائمہ" تو مصروف تھی اس لیے اسے خود ہی کچھ بنانا تھا۔ وہ دونوں کچن میں آگئے تھے۔

کیا کھاؤ گی تم ؟"زریاب نے اس کی طرف دیکھا جو اس کے پہلو میں کھڑی تھی۔"

جو بھی بنادو تم میں کھالوں گی۔"زنجبیل کہتی ہوئی شلف پہ چڑھ کے بیٹھ گئی۔زریاب" نے بازوں کو کہنیوں تک موڑا اور ایپرن باندھا۔

پروفیشنل انداز میں اس نے پیاز، ٹماٹر اور مرچیں کاٹی تھیں اور تیزی سے انڈے پھینٹے تھے ۔زنجبیل کو اس کی ککنگ سکیلز ہمیشہ سے امپرس کرتی تھیں۔آملیٹ کو پلیٹ میں نکال کہ رکھا تھا۔اور اب وہ فریج سے بریڈ نکال رہا تھا۔جب زنجبیل کی جانب مڑا۔

محترمہ ادھر جو بیٹھی ہو۔چائے ہی بنالو۔"زریاب نے بریڈ کو سیکنا شروع کیا۔کھڑکی" سے سورج کی شعائیں چھن چھن کر اس کے چہرے پہ پڑھیں رہی تھیں۔بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔وہ مصروف سے انداز میں چولہے کے آگے کھڑا تھا۔بلاشنہ وہ ایک وجیہہ انسان تھا۔اور اس وقت وہ بھی پیارا لگ رہا تھا۔زنجبیل نے اس کی طرف دیکھا تھا اور نگاہوں کا رخ بدلا تھا۔وہ فوراً سے شیلف سے اتر آئی اور چائے کے لیے پانی رکھا ۔زریاب نے میز پہ آملیٹ اور بریڈ باسکٹ رکھی تھی۔زنجبیل نے چائے بنالی تھی۔کپوں میں انڈیل کے ٹیبل پہ رکھی۔اور اب وہ دونوں کھانے کے لیے بیٹھ چکے تھے۔

ویسے تم بندے ہو بڑے کام کے۔"زنجبیل نے پہلا لقمہ منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔"

مجھے پتہ ہے۔"زریاب نے شیخی بھگاری تھی۔اور زنجبیل ہنسی تھی۔اس کے ہنسنے سے "

ارد گرد کا ماحول بھی یکدم خوشگوار ہو جاتا تھا۔

ماننا پڑے گا تم ایک بہترین شیف ہو اور تمہاری بیوی راج کرے گی۔"زنجبیل نے اس"

کا سراہتی نظروں سے دیکھا تھا۔

وہ تو ہو۔ظاہری بات ہے زریاب بیگ کی بیوی جو ہو گی۔"زریاب نے چائے کا گھونٹ"

بھرا تھا۔

بس بس اب زیادہ بھی شوخے نہ ہو۔"زنجبیل نے اس کو روکنا مناسب سمجھا تھا ورنہ وہ"

تو خوشی سے پاگل ہونے والے تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک بات تو بتاؤ۔"زریاب نے زنجبیل کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔"

ہمم پوچھو۔"اس نے چائے کا گھونٹ بھرا تھا۔"

تم ٹھیک ہو نہ؟"دھیمے سے لہجے میں پوچھا گیا تھا اور اس کا ہاتھ یک دم ہی رکا تھا۔"

ہاں میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا تھا بھلا۔"اس نے بات جو مذاق میں اڑایا تھا مگر سامنے "
والا بھی بضد تھا۔

سیدھی طرح بتاؤ کیا ہوا ہے؟"زریاب نے اسے گھورا تھا۔ "

تمہیں کس نے کہا ہے کہ مجھے کچھ ہوا ہے؟"اس نے کھانا روک دیا تھا اور پوری طرح "
اس کی طرف متوجہ تھی۔

تمہاری آنکھوں نے۔"سکون سے جواب آیا تھا۔اور دوسری جانب وہ ٹھٹھکی تھی۔ "

وہ کیسے؟"وہ متجسس ہوئی تھی۔ "

ان کی چمک غائب ہے۔آج یہ پہلے کی طرح نہیں چمک رہیں۔"زریاب نے اس کی "
آنکھوں کی جانب اشارہ کیا تھا۔

آنکھیں تو آئینہ ہوتی ہیں۔یہ تو سب کچھ بیان کر رہی ہوتی ہیں۔جو کچھ دل میں ہوتا ہے،وہ
سب کچھ جو انسان کے اندر ہوتا ہے بس سامنے والا ان کی زبان جانتا ہوں۔اور جب کوئی یہ

زبان جانتا ہو تو بعض اوقات جان کا عذاب بن جاتا ہے۔کہ کچھ بھی ان سے چھپا نہیں رہتا

۔اسے حیرت ہوئی تھی۔

کچھ خاص نہیں۔بس وہی شائستہ پھوپھو آئی تھیں۔اور آگے تو تم جانتے ہو۔وہ کیا کرتی" ہیں۔"زنجبیل نے چائے کے کپ کو دیکھا جو کہ ٹھنڈا ہو چکا تھا۔

آف یار مجھے سمجھ نہیں آتی ان کو مسئلہ کیا ہے؟"زریاب بدمزا ہوا تھا کیونکہ وہ اپنی پھپھو" کی حرکات سے عاجز آچکا تھا۔

خیر چھوڑو۔ہم سب کو پتہ ہے ان کی تو عادت ہی ایسی ہے۔بندہ کچھ نہیں کر سکتا۔"""

زنجبیل نے بات کا ختم کرنا چاہا تھا۔کیونکہ اسے کل والی باتیں دوبارہ سے یاد آنا شروع ہو چکیں تھیں۔دکھ اسے پھپھو کی باتوں کا نہیں ہوا تھا۔اصل دکھ تو اسے ماں کے رویے کا ہوا تھا جو ہمیشہ اپنی اولاد کی نہیں سنتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

ہمم !اب تم پریشان نہ ہو۔ایسے بالکل بھی اچھی نہیں لگتی۔"اس کے بات پہ پھیکا سا" مسکرائی تھی۔ناشتہ ختم کر کے وہ لاونج میں آ گئے تھے اور اتنی دیر میں یشل بھی والش

آچکی تھی۔اوراب وہ چاروں بیٹھے گپیں ہانکنے میں مصروف تھے۔زنجبیل کافی اچھا محسوس کررہی تھی اورہنس ہنس کے اس کابراحال ہورہاتھا۔

یہ جواتنا مسکراتی ہو

آخر کونسا غم چھپاتی ہو

---

www.novelsclubb.com

بارات والے دن سب ہی تھک چکے تھے۔اگلا دن بھی کافی مصروف گزرا۔ولیمے کی تقریب میں بھی انہوں نے خوب ہلہ گلا کیا۔ولیمے کی تقریب دن کی ہی تھی۔اور اب دلہا دلہن گھر آچکے تھے۔جوتا چھپائی کی رسم کر کے وہ خوب رقم بٹور چکی تھیں۔ینگ جنریشن لاونج میں بیٹھی اپنی ہی مستیوں میں گم تھی۔

آف یار بہت تھکاوٹ ہو گئی ہے؟"آمنہ نے گردن کو دباتے ہوئے بولا تو سب نے" اس کی تائید کی۔

چائے کی طلب ہو رہی ہے یارو!اب کون اللہ کا پیارا بندہ چائے پلائے گا۔"ارید نے" صدا لگاتے ہوئے کہا۔۔چائے پینے کو سب شیر تھے۔بنانے کی دفعہ کوئی بھی ہمت نہیں کر رہا تھا۔

علوینہ بنائے گی چائے۔یہ اچھی بناتی ہے۔"مارب نے اس کی جانب اشارہ کیا۔تو" سب نے مسکینوں والی شکل سے اس کی طرف دیکھا کہ بہن بنا دو۔علوینہ منع کرنا چاہتی تھی۔مارب کے کہنے پہ وہ منع نہیں کر پائی تھی۔

اچھا۔میں بنالاتی ہوں۔سب کے لیے۔اب گنو کتنے کپ بنے گی۔"علوینہ نے اٹھتے" ہوئے کہاتواریدنے فورابندے گنے۔

"وینا پندرہ کپ۔"

یعنی بیس۔کیونکہ بہت سے ندیدے لوگ بھی ہوتے ہیں۔جن کاایک کپ سے کچھ" نہیں بنتا۔"علوینہ کہتی ہوئی کچن کی جانب بڑھ گئ۔اور بڑے پتیلے میں چائے کاپانی چڑھایا۔اور پانی کے گرم ہونے کاانتظار کرنے لگ گئ۔وہ سوچوں میں گم تھی۔جب کسی کی موجودگی کے احساس سے اس کاسوچوں کوارتکاز ٹوٹاتھا۔

بن گئی چائے ؟"ریحان نے کچن میں آتے ہوئے پوچھا۔"

نہیں بس بننے والی ہے۔"علوینہ نے دودھ پتیلے میں انڈیلااور چولہے کی آنچ تیز کی۔" علوینہ کی کمراس کی جانب تھی

www.novelsclubb.com

اس کو عجیب سی الجھن ہورہی تھی ریحان کی موجودگی سے۔عورت اپنےاوپرپڑھنے والی نگاہ کو پہچان جاتی ہے۔

سہی۔ویسے تم ابھی چائے بنانے کے بعد کیا کرنے والی ہو۔؟"ریحان نے اس سے پوچھا" تھا۔علوینہ نے اپنا رخ اس کی جانب موڑا تھا۔

کیا مطلب ہے آپ کا؟ظاہری بات ہے اس کے بات سب نے سونا ہے یا ناچنا ہے؟""" علوینہ نے بازو باندھتے ہوئے کہا تھا۔غصے کو ضبط کرتی ہوئی وہ لال ہو رہی تھی۔

نہیں میرا مطلب تھا کہ اگر تم فری ہو تو ہم کچھ دیر کے لیے باتیں کر سکتے ہیں۔؟"اس کا" لہجہ لوفرانہ تھا وہ اب چائے کے نیچے چولہا بند کر رہی تھی۔ہوا میں الائچی کی بھنی بھنی خوشبو پھیل رہی تھی۔

کیوں میں نے ٹھیکا لیا ہوا ہے؟""اس کے لہجے میں سراسر بدتمیزی تھی۔مگر پرواہ کسے" تھی۔

ویسے ہی تم باتیں بہت اچھی کرتی ہو۔اس لیے کہہ رہا تھا زرا ٹائم پاس ہو جاتا۔"اس کے" چہرے پہ کمینگی سے بھری مسکراہٹ تھی۔اور اس وقت علوینہ کو اس سے گھن آ رہی تھی۔اس کا دل چاہ رہا تھا چائے اس پہ انڈیل دے۔

بہتر ہو گا کہ آپ اپنی حد میں رہیں ورنہ آپ مجھے جانتے نہیں ہیں؟"۔وارننگ والا لہجہ۔" کہتے ہوئے اس نے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔ریحان بھی اس کے پیچھے ہی لپکا تھا۔

یہی تو کہہ رہا ہوں۔کی اس طرح جان لیں گے۔"علوینہ کے قدم رکھ تھے مگر وہ پھر" سے چلنے لگ گئی۔مگر اب کی بار تو حد ہی ہو گئی۔ریحان نے اس کی کلائی پکڑ کہ اس کو روکنے کی کوشش کی تھی۔

علوینہ نے ایک نظر اس کو دیکھا اور پھر اپنی کلائی کو اور ایک زوردار طمانچہ اسے رسید کیا تھا۔لاونج میں بیٹھے ہر فرد نے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا۔ریحان نے گال پہ ہاتھ رکھا تھا۔علوینہ کا ہاتھ درد ہونے لگا گیا تھا۔

آئندہ اگر مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش کی یا میرے ساتھ بدتمیزی کی کوشش کی تو اس" سے برا کروں گی۔"وہ دھاڑی تھی۔اور ہر کوئی یک دم سے ڈرا تھا۔اور ان دونوں کی جانب بڑھے تھے۔جبکہ ریحان حیران پریشان کھڑا اپنی شامت کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

علوینہ یہ کیا بدتمیزی ہے؟"نازیہ بیگم لاونج میں داخل ہو رہی تھیں جب انہوں نے یہ منظر دیکھا تھا۔شور کی وجہ سے سب ادھر ہی آ گئے تھے۔

بدتمیزی کون سی بدتمیزی۔بس اوقات یاد دلائی ہے۔میں نے۔"وہ طنزیہ ہنسی تھی۔"

اس نے کیا کیا ہے؟بس تمہیں پکڑ کہ روکا تھا۔"آمنہ نے اس سے پوچھا۔"

بس بس رہنے دیں آپ تو۔آپ کے لیے یہ عام بات ہوگی مگر میرے لیے نہیں ہے۔" مجھے بالکل بھی گوارا نہیں کوئی میرے ساتھ بیہودہ قسم۔کی گفتگو کرے اور پھر مجھے ٹچ بھی کرے۔"اس نے غصے سے دانت چباتے ہوئے کہا تھا۔

بس کردو وینا بیٹا۔اتنا کیوں بڑھا رہی ہو بات کو۔اب میرے بیٹے نے ایسا بھی کچھ نہیں" کردیا۔"ریحان کی ماں نے اپنے بیٹے کی طرف داری کی۔

www.novelsclubb.com

خالہ اس کی حمایت کرنے سے بہتر ہے کہ آپ اس کی حرکتوں پہ غور کریں۔اور اس کو" سکھائیں کہ عورتوں کی عزت کیسے کرتے ہیں۔اور اس کو یہ بھی سمجھا دیں کہ ہر عورت ان مردوں کی بدتمیزی برداشت نہیں کرتی۔کاش آپ نے اتنا گدھے جتنا بڑے کرنے کے ساتھ ساتھ تھوڑی سی تربیت بھی کردی ہوتی۔"علوینہ نے ان کو بھی اچھی اچھی سنا دی

تھیں۔نازیہ بیگم کا ضبط جواب دے چکا تھا۔علوینہ کو گھسیٹتی ہوئی وہ روم کی جانب لے گئی تھیں۔سارہ بھی ان کے پیچھے ہی روم میں گئی تھی۔

آمنہ جاؤ دیکھو،چائے بن گئی ہو گی۔سب کے لیے لے آو۔"انہوں نے سب کا دھیان" بانٹنا چاہا اور کافی حد تک کامیاب بھی ہو گئی تھیں۔چائے آچکی تھی اور سب نے پینی شروع کر دی تھی۔

علوینہ مجھے بتادو تم آخر چاہتی کیا ہو؟کیوں مجھے ہر جگہ ذلیل کروانے کی قسم کھائی ہوئی" "ہے۔

نازیہ بیگم نے شعلہ برساتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

ماما کیا آپ کو بھی لگتا میں نے غلط کیا؟"علوینہ ہونک بنی اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔یکدم" اسے گھٹن کا احساس ہونے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

اتنی بڑی بات بھی نہیں تھی۔تم آرام سے بھی تو بات کر سکتی تھی۔مگر نہیں نہ اس کو تو" "ہر جگہ تماشہ لگانا ہوتا ہے۔

ماماوہ انسان میرے ساتھ عجیب و غریب باتیں کر رہا تھا۔اور پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی۔آپ کے لیے یہ بات بالکل عام ہے."علوینہ نے بے بسی سے اپنی ماں کی طرف دیکھا تھا۔

"یہ بات عام نہیں ہیں۔ مگر جیسے تم نے ری ایکٹ کیا وہ بڑا مسئلہ ہے۔ہر کوئی تمہیں عجیب نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔"نازیہ بیگم بیڈ پہ بیٹھ چکی تھیں۔اور وہ مجرموں کی طرح کھڑی ان کو سن رہی تھی۔آہ کبھی کبھی آپ مظلوم ہو کر بھی کٹہرے میں کھڑے ہوتے ہیں۔

"میں کچھ نہیں کہوں گی اس پر۔"علوینہ کی آواز شدت جذبات سے اونچی ہو رہی تھی۔

"مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے،کوئی مجھے کیسے دیکھتا ہے۔اور میں یہاں پہ رکنے والی نہیں ہوں ۔مجھے ابھی کے ابھی گھر جانا ہے۔"اس کی آنکھوں میں آنسوں چمک رہے تھے اور وہ بہت مشکل سے ان کو بہنے سے روک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"علوینہ آرام سے یہیں بیٹھو۔کہیں نہیں جارہی تم اور اپنے ڈیڈ سے ہرگز بھی بات مت کرنا۔"نازیہ بیگم نے اس کو تنبیہ کی تھی۔

"کیوں نہ بتاؤں۔آخر اس میں برائی کیا ہے۔"اس کا لہجہ بالکل نارمل تھا۔"

"زبان درازی مت کیا کرو آگے سے۔ہر بات پہ جواب دینا ضروری نہیں ہے۔نہ جانے کیسی ہوتی جارہی ہو تم۔ کن لوگوں کے ساتھ اٹھتی بیٹھتی ہو جو ایسی بد تمیز اور پراوڈ ہوتی جارہی ہو۔"نازیہ بیگم نے عام سے لہجے میں کہا تھا مگر بات سامنے والے کے دل پہ لگی تھی ۔وہ جانتی تھی کہ ان کا اشارہ کس طرف ہے۔

"ماما،آپ ہر چیز کارخ اس طرف ہی کیوں لے جاتی ہیں۔؟"علوینہ نے بے بسی سے پوچھا تھا۔اور خود کو رونے سے بعض رکھے ہوئی تھی۔

"میں کب اس طرف لے کر جاتی ہوں۔ تمہاری حرکتیں ہی ایسی ہیں۔اور یہ تم کس بات پہ اکڑی جاتی ہو۔مجھے سمجھ نہیں آتا۔"ایک اور طنز میں بجھا تیر اسے لگا تھا۔اور یہ الفاظ کافی تھے اس کو چھلنی کرنے کے لیے وہ اپنی ماں سے ہر گز ایسی توقع نہیں رکھ رہی تھی۔ایک تو اس نے غلطی بھی نہیں کی اور دوسرا وہ ڈانٹ بھی کھارہی ہے۔اس وقت اسے ریحان پہ رہ رہ کہ غصہ آرہا تھا۔اور وہ اس کی ہٹ لسٹ میں شامل ہو گیا تھا۔

"جاکر تم معافی مانگو گی تم ریحان سے بھی اور اپنی خالہ سے بھی۔"نازیہ بیگم نے اسے حکم سنایا تھا اور اس نے ان کو آنکھ اٹھا کر دیکھا تھا آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔غصے کو ضبط کرنے

کے چکروں میں اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔آنسوں کا پھندا اس کے حلق میں اٹکا ہوا تھا۔

میں ہر گز معافی نہیں مانگوں گی۔ مجھ سے امید مت رکھیے گا۔" کہتے ہی وہ اپنا ضبط کھو بیٹھی تھی۔اور بے بسی، غصہ سب آنسوں کے ساتھ بہنے لگا تھا۔اچانک سے اسے آکسیجن کی کمی محسوس ہو رہی تھی آج اس نے جانا تھا کہ اصل میں ہوا کی کمی ہونا کسے بولا جاتا ہے۔ دروازے کو جھٹکے سے بند کرتی ہوئی وہ باہر نکلی تھی۔اور بے دردی سے اپنے آنسوں کو صاف کرنے لگ گئی تھی۔ وہ ہمیشہ کی طرح واشروم میں گھسی تھی۔اور اچانک سے اس کی ہچکیاں باتھ روم میں گونجنے لگی تھیں۔ نل کو کھلا چھوڑ دیا تاکہ باہر آواز نہ جائے۔ کافی دیر تک رونے کے بعد اس نے نل سے پانی لے کر منہ پہ چھینٹے مارے۔اور ایک نظر اپنے اترے ہوئے چہرے پہ ڈالی۔ رونے کے باعث سرخ ہوتی

www.novelsclubb.com

ناک،اور گھنی پلکوں کے سائے میں اس کی سبز آنکھوں میں ہلکے ہلکے گلابی ڈورے تھے ۔جو کہ اس وقت کسی کو بھی اپنا دیوانہ بنا سکتی تھی۔اس کی آنکھیں انتہائی حسین تھیں۔ ہر کوئی اس کی آنکھوں کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔اس نے ایک تلخ مسکراہٹ کے

ساتھ خود کو شیشے میں دیکھا۔اور منہ پہ زبردستی کی مسکان سجاتے ہوئے وہ باہر نکلی تھی۔ہر بار جیت جانا بھی کمال تو نہیں ہوتا کبھی کبھی جیت کر بھی ہارنا پڑتا ہے۔

ملال ہی مگر اتنا ملال تھوڑی ہے

یہ آنکھ رونے کی شدت سے لال تھوڑی ہے

بس اپنے واسطے ہی فکر مند ہیں سب لوگ

www.novelsclubb.com

یہاں کسی کو کسی کا خیال تھوڑی ہے

پروں کو کاٹ دیا ہے اڑان سے پہلے

یہ خوف ہجر ہے شوق وصال تھوڑی ہے

مزہ تو تب ہے جب ہار کہ بھی ہنستے رہو

ہمیشہ جیت جانا ہی کمال تھوڑی ہے

لگانی پڑتی ہے ڈبکی ابھرنے سے پہلے

غروب ہونے کا مطلب زوال تھوڑی ہے

(پروین شاکر)

www.novelsclubb.com

زنجبیل کا آج رات یہیں۔رکنے کا ارادہ تھا۔کیونکہ وہ گھر جا کر مزید پریشان نہیں ہونا چاہتی تھی۔رات کو ڈنر کے وقت اریب کو بھی وہاں بلا لیا تھا۔کھنا کھنا کے بعد چائے کا خوشگوار دور دورہ چلا تھا۔نومبر کی سرد شام مزید سہانی لگ رہی تھی۔چائے کے ساتھ ساتھ خوشگوار باتیں۔

چائے کا نے بنائی ہے؟"سوال کرنے والا اریب تھا۔"

رائمہ نے۔"زنجبیل نے اسے بتایا اور اس نے منہ کو گول کرتے ہوئے اوہ بولا تھا۔"

اسی لیے میں بھی بولوں اتنی بدزائقہ کیوں ہے۔"اس کی بات پہ رائمہ نے اسے گھوری" سے نوازا تھا اور سب نے ہنسنا شروع کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اچھا اتنی بری ہے تو پی کیوں رہے ہو ندیدے نہ ہو تو کہیں کے۔" رائمہ نے اس کو لتاڑا" تھا۔ وک ڈھیٹ بنا دانت نکال رہا تھا۔

کیا کریں۔ پھر لوگ اچھی چائے بنا نہیں سکتے اور ہم چائے چھوڑ نہیں سکتے۔ نشہ ہے" نہ۔" اریب نے آہ بھرتے ہوئے کہا تھا اور رائمہ نے اس کو کھانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔

مجھے ایک شعر یاد آیا۔ چلو سنو سارے۔" زنجبیل کا شاعرانہ موڈ آن ہوا تھا۔"

میں سوچ رہی ہوں کہ چائے پر ایک کتاب لکھوں

جو نہیں پیتے انہیں کمبخت اور خراب لکھوں

www.novelsclubb.com

واہ،واہ کیا بات ہے۔"سب بے اسے داد دی تھی۔تایا اور تائی اپنے کمرے میں سونے کے لیے جا چکے تھے۔لاونج میں وہ پانچ سپوت بیٹھے دانتوں کی نمائش کرنے میں مصروف تھے۔

چلو ایک اور شعر سنو۔"زریاب نے ان سب سے کہا۔"

ارشاد،ارشاد۔۔"سب نے شاعرانہ انداز میں کہا اور زریاب بھی گلا کھنکھارتا ہوا سیدھا ہوا۔

عرض کیا ہے":

اک ہاتھ میں میرے چائے کا کپ اک ہاتھ میں میرے ہاتھ ترا

"ہاتھوں کو طلب ہے ہاتھوں کی اور دل کو طلب ہے ساتھ ترا

www.novelsclubb.com

اس کی نگاہوں کا مرکز اس وقت زنجبیل بنی بیٹھی تھی۔اور اس نے یہ بات بخوبی محسوس کی تھی۔ مگر نظر انداز کرتی ہوئی بیٹھی رہی۔سب نے واہ واہ کرکے داد دینا شروع کی اور لو بھئی یہاں سے ان کا مشاعرہ شروع ہو چکا تھا اور اب اریب کی باری تھی۔

"عرض کیا ہے۔"

ارشاد ارشاد۔"سب نے مل کر بولا۔تو اریب دوبارہ سے گویا ہوا۔"

"عرض کیا ہے۔"

کردو بھی دو عرض۔۔۔یہ کوئی سپیکر لا کر دیں تمہیں۔"زنجبیل نے اس تنگ کیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"تو عرض کیا ہے:

چھوڑ آیا تھا میز پر چائے

یہ جدائی کا استعارا تھا

ہائے "اریب نے دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اداکاری کی تھی۔

ہائے میرا بیچارا بھائی، ویسے یہ کب ہوا تھا،"زنجبیل نے ہمدردی سے اس کی جانب دیکھا" تھا۔

تم کیا جانو میرے دکھ ہائے۔"اریب نے دوبارہ سے عاشقوں کی ٹون میں کہا تھا۔اور" سب نے ہنسنا شروع کر دیا تھا۔

بھئی حوصلہ رکھو، ہم جانتے ہیں تمہارے سارے دکھ۔"زریاب نے اس کے ساتھ مل" کر افسوس کا اظہار کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

آئے ہائے ان دونوں کو تو دیکھو۔ایسے کہہ رہے ہیں۔"رائمہ نے ان دونوں کی طرف" اشارہ کرتے ہوئے کہا اور زنجبیل نے اس کی بات اچک لی۔

جیسے ان دونوں کی محبوبہ ان کو سبز جھنڈی دکھا کے بھاگ گئی۔"زنجبیل کی بات پہ سب" کے بے ساختہ قہقہے لاونج میں گونجے تھے۔

کس ظالم کو یاد کروا دیا۔"اریب نے پھر سے اسی طرح رنج سے بولا۔"

بس بس اریب ہمیں پتہ ہے تمہارے دکھ۔جیسی تمہاری شکل ہے نہ امید بھی یہی کی" جاسکتی ہے۔"رائمہ نے اس کی بے عزتی کی تھی اور سب نے دانتوں کی نمائش۔۔۔۔

رائمہ بہن تم تو اپنا منہ بند ہی رکھو۔"اریب نے ناک سکوڑتے ہوئے کہا تھا۔اور چائے کا" کپ میز پہ رکھا۔

یار کہیں گھومنے چلیں۔بڑا دل کر رہا ہے۔"یشل نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے" کہا۔

ہاں،آوارہ گردی کرنے کا دل کر رہا ہے۔"زنجبیل نے چھیڑتے ہوئے کہا تھا۔"

شرم کرلو۔ٹائم دیکھو ذرا۔"رائمہ کا بڑی باجیوں والا موڈ آن ہوا تھا۔"

اوہو۔رائمہ بہن کردی نہ وہی دقیانوسی بات۔"ارِیب نے اسے کو افسوس سے دیکھتے" ہوئے کہا تھا۔

چلو دور نہیں یہیں کالونی میں گھوم آتے ہیں۔اور آتے وقت فیملی مارٹ پہ چلیں گے۔" کچھ لے آئیں گے۔"زریاب ان کو مشورہ دیتا ہوا وہاں سے اٹھ پڑا اور باقی بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی اٹھ گئے۔

اوئے آرام سے شور نہ کرو۔ بابا اٹھ گئے نہ ادھر ہی رہ جانا ہے تم لوگوں کا پلین۔"رائمہ " نے دبی دبی آواز میں ان کو ڈانٹا اور انہوں نے آرام سے لاونج کا دروازہ کھولا۔اور باہر نکل گئے۔اور یہاں پہلا مرحلہ طے ہوا۔مین گیٹ کھولتے ہوئے وہ پانچ آوارہ گرد گھر سے باہر نکلے تھے۔اور پوری کالونی اس وقت سنسان تھی۔ ہلکی ہلکی ٹھنڈ تھی اور ساتھ ہوا بھی چل رہی تھی۔پتوں کی سرسراہٹ ماحول میں عجیب سا سرور پیدا کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

چلو اب مارٹ میں چلیں۔"کافی دیر ادھر ادھر بے تکا گھومنے کے بعد یشل ان کو لے " کر مارٹ کی جانب گئی تھی۔اور وہ پانچوں مارٹ کے اندر داخل ہوئے تھے۔وہ مارٹ اتنی بڑی تو نہیں تھی مگر پھر بھی ضرورت کی ہر چیز وہاں پہ موجود تھی۔

آئسکریم کھائیں۔"زنجبیل نے فریزر کی جانب بڑھتے ہوئے کہا۔"

بالکل! ٹھنڈ میں آئسکریم کا مزہ ہی الگ ہے۔"زریاب نے حامی بھری اور زنجبیل فریزر" سے سب کی پسندیدہ آئسکریم نکال لائی۔

یشل اور بھی چیزیں لے لو۔رات کو جب اُلو کی طرف جاگنا ہے تو ضرور پڑے گی۔"""

رائمہ نے یشل سے بولا۔اور اب وہ سب اپنی پسند کی چیزیں باسکٹ میں ڈال رہی تھیں۔

بل کس نے دینا ہے۔"اریب نے ان سب سے پوچھا۔تو انہوں نے ایک ساتھ اس کی" طرف دیکھا تھا۔

ظاہری بات ہے آپ نے اریب بھائی۔"یشل نے اس سے کہا تھا اور اس نے دانت" نکالے۔

میں تو والٹ ہی نہیں لایا۔"سب نے ایک ساتھ چیخ ماری تھی۔"

مطلب ہم ادھر پاگلوں کی طرح چیزیں خرید رہے ہیں۔"زنجبیل نے ماتھے پہ ہاتھ" مارتے ہوئے کہا تھا۔

پتر موجیں مارو۔کسی کے پاس پیسے نہیں ہیں."اریب نے جان بوجھ کہ ان کو تنگ کیا" تھا۔

چلواب عزت سے اپنی پاکٹس چیک کرو۔نکل ہی آئیں گے نہ کوئی پیسے۔"زنجبیل نے" اریب کی جیکٹ میں ہاتھ ڈالا تھا۔اور کھنگالنے کے بعد اس کے ہاتھ پانچ سو کا نوٹ لگا تھا۔

یہ دیکھو۔مل ہی گئے۔چل زریاب بیگ تو بھی نکال۔"زنجبیل نے نوٹ ہوا میں لہراتے" ہوئے کہا۔

یہ لو میرے پاس بس اتنے ہی ہیں."زریاب نے پچاس کے دو نوٹ پکڑائے اور ساتھ" میں بیس اور دس کے نوٹ بھی تھے۔یہی کل ملا کے ڈھائی سو روپے بنے ہوں گے۔اور ساتھ میں ایک دو سکے بھی تھے۔۔

اوہ لگتا اچھی دیھاڑی لگی تھی۔"ادیب نے مذاق اڑایا۔"

ہاں اور اب پھر سے کسی نے لے لیے۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔"

یشل بیگم اپنے فون کور کے پیچھے سے اپنا قارون کا خزانہ نکالیں۔"رائمہ نے اس کے" فون کی جانب اشارہ کیا۔یشل نے اپنا کور اتارا اور اس میں سے پانچ سو کا نوٹ برآمد ہوا تھا۔

چلو بھئی۔ کہیں تو کام آئے یہ پیسے۔" یشل نے زنجبیل کو پکڑائے۔رائمہ نے بھی اپنے" کور کے پیچھے سے پانچ سو کا نوٹ نکالا اور اس کو پکڑایا۔آج اسے سمجھ آئی تھی مسائل کور میں پیسے کیوں رکھنے چاہیے تھے۔

چلو آؤ۔بل۔پے کریں۔" زنجبیل نے سب کو حکم دیا تھا کیونکہ دکان والا کب سے ان" کی گول میز کانفرنس دیکھ رہا تھا اور اشتیاق میں تھا کہ آخر یہ پلاٹون کیا کر رہی ہے۔

جتنی چیزیں تم لوگوں نے لی ہیں۔اس کے حساب سے یہ پیسے کم ہیں۔" زریاب نے" اندازہ لگایا۔

اوئے کنجوس مکھی چوس۔ چکر دی نہ چھوٹی بات۔" زنجبیل کہتی ہوئی کاؤنٹر کی جانب" بڑھی اور دو ہزار روپے کا بل بنا تھا۔زنجبیل نے اپنی جیب سے پانچ سو نوٹ نکالا اور باقی کے پیسے ملا کر بل ہے کیا۔اور وہ سب مارٹ سے باہر نکل آئے تھے۔اور سڑک پہ چلتے ہوئے آئسکریم سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔گھر جا کر کافی دیر تک جاگتے رہے تھے۔

اس وقت وہ کسی کا بھی سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔واش روم سے نکل کہ وہ سیدھا لان میں آئی تھی۔اور آکر کرسیڑھی پہ بیٹھ گئی تھی۔نومبر کی سرد شام،ہوا میں ہلکی ہلکی خنکی تھی۔ اور چاند بادلوں کی اوٹ میں سے جھانک رہا تھا۔ہرطرف خاموشی ہی خاموشی تھی۔مگر اس کے اندر ایک شور برپا تھا۔وہ بالکل خاموشی سے چاند کو دیکھنے میں مصروف تھی۔جب کوئی اس کے پاس آکر خاموشی سے بیٹھ گیا تھا۔اس نے دیکھنے کی زحمت نہیں کی۔

مارب میں اکیلے رہنا چاہتی ہوں."وہ آرام سے بولی تھی۔آواز کسی بھی تاثر سے خالی" تھی۔

تمھیں کیسے پتہ چلا یہ میں ہوں۔"مارب نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا اور بات کا آغاز" کرنا چاہا۔

بس مجھے پتہ چل گیا تھا۔"اب وہ اسے کیا بتاتی کہ وہ اس کی خوشبو کو بھی پہچانتی ہیں۔" ہزاروں لوگوں کے درمیان بھی وہاں سے آرام سے پہچان سکتی تھی۔

"تمہیں کیا ہوا ہے؟ آنٹی نے کچھ کہا ہے۔"مارب نے نرم لہجے میں استفسار کیا تھا۔

"کچھ بھی تو نہیں ہوا ہے۔"اس کا لہجہ اپنے اندر ایک دکھ سموئے ہوا تھا۔مارب کچھ نہیں بولا۔اور وہ چپ چاپ اس کو دیکھ رہا تھا۔بھوری شال کندھوں پہ لیے۔سیاہ کھلے بال کمر پہ گرے تھے۔

"کیا تم جانتے ہو؟سب سے زیادہ جان لیوا چیز کون سی ہے؟"ہوا اس کے بالوں کو اڑا رہی تھی۔اور وہ بار بار ان کو کانوں کے پیچھے اڑس رہی تھی۔ناک رونے کے باعث سرخ ہو چکی تھی۔اور کچھ ٹھنڈ کا بھی اثر تھا۔

"میرے خیال سے زہر!."مارب نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا۔وہ اس کی جانب دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی تھی۔مارب نے اس کی جانب دیکھا تھا نا سمجھی سے۔

"اہمم!الفاظ سب سے،زیادہ جان لیوا ہوتے ہیں۔!"وہ اب مارب کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی۔سیاہ آسمان پہ چمکتا ہوا چاند اور بھی حسین لگ رہا تھا اور وہ اسے گھور رہی تھی۔

"الفاظ کو جان بخشنے والے ہوتے ہیں۔تو یہ جان لیوا کیسے ہوئے؟"مارب اس کی بات سے کچھ خاص متفق نہیں تھا۔اس نے اس کے سیاہ بالوں پہ نظریں جمائے ہوئے سوال کیا۔

"ہاں الفاظ جان بخشنے والے ہوتے ہیں۔ مگر کچھ الفاظ جان نکالنے والی بھی ہوتے ہیں۔الفاظ تو محتاج ہیں اپنے بولنے والے کے۔"علوینہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ تو ہے۔"مارب اس سے زیادہ کچھ نہیں بول پایا۔

"الفاظ بہت عجیب ہوتے ہیں یہ اپنے اندر ایک اثر رکھتے ہیں۔ کبھی انسان کو محبت کی لپیٹ میں لے کے مدہوش کر دیتے ہیں اور کبھی کسی کی ذات کی دھجیاں اڑانے میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔"علوینہ نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

الفاظوں کی ترتیب نے کسی کو فلک پہ بٹھادیا۔اور کبھی انہی الفاظوں کی ترتیب نے فلک سے زمین پہ دے مارا ہے۔ مگر یہ تو منحصر ہوتی ہیں نہ اپنے بولنے والے پہ۔

تمہیں پتہ ہے۔سانپ کا ڈسا تو کہیں جاسکتا ہے مگر الفاظ کا ڈسا کہاں جائے۔"ویران" آنکھیں لیے اس نے مارب کی جانب دیکھا تھا اور ایک لمحے کے لیے تو وہ بالکل خاموش ہوگیا تھا۔اس کے لہجے میں ایک عجیب سا قرب تھا اور وہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ آخر اس

نے اتنی سی عمر میں کون سے ازیت ناک الفاظ سنے ہیں۔اور اب وہ جاننے کے لیے بے تاب تھا۔

مگر حقیقت یہ نہیں ہے۔" دھیمے سے لہجے میں اس نے اعتراض کرنا چاہا تھا۔رات اور بھی سیاہ اور گہری ہوتی جا رہی تھی۔

اس کی حقیقت یہی ہے۔کچھ الفاظ زیست کا عذاب بن بیٹھتے ہیں۔"علوینہ نے آرام سے اسے کہا تھا اور وہ چپ ہو گیا تھا۔

میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔اور بہتر ہو گا کہ تم ان کو دل پہ لینا چھوڑ دو،ورنہ اس دنیا میں سروائیو کیسے کرو گی۔"مارب نے اس کی آنکھوں میں جھانکنے کی کوشش کی تھی۔

اگر اختیار میں ہوتا تو مسئلہ ہی کیا تھا! اگر میں الفاظ بھول بھی جائیں۔تو ان کا اثر کہیں نہ کہیں ہماری زات کے اندر ایک تلخی کی صورت میں باقی رہ جاتا ہے۔"علوینہ نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا اور وہ اس چھوٹی سے لڑکی سے ایسی باتیں سن کے حیران ہو رہا تھا ۔وہ کہتے ہیں نہ تجربہ عمر سے نہیں حالات سے آتا ہے۔اور وہ اپنی اتنی سی عمر میں بہت سے حالات سے گزر چکی تھی۔مگر اس نے خود کے اوپر ایک خول۔چڑھا کے رکھا تھا۔

آف لڑکی! تم کتنی گہری باتیں کرتی ہو۔اور جو آج ہوااسے بھولنے کی کوشش کرو۔میں" بہت شرمندہ ہوں کہ تمہیں میرے گھر پہ مسئلہ ہوااور رہی بات ریحان کی تواس کو میں اچھے سے دیکھ لوں گا۔ایک نمبر کا گھٹیاانسان ہے۔"۔مارب نے اس کا موڈ بحال کرنا چاہا کیونکہ وہ ہنستی ہوئی زیادہ اچھی لگتی ہے۔

بہت شکریہ۔"وہ بس اتنا ہی بول پائی تھی۔"

اور خالہ نازیہ بس تھوڑی سی جذباتی ہیں ورنہ وہ دل کی اچھی ہیں۔ان کی باتوں کا برانہ مانا" کرو۔ایک کان سے سنا کرواور دوسرے سے نکال دیا کرو۔"مارب نے اس کی ہنسانے کی پوری کوشش کی تھی۔اور وہ ہنس بھی دی تھی۔

ہمم مجھے پتہ ہے میں ایسے ہی کرتی ہوں۔"وہ دوبارہ سے نارمل ہو چکی تھی۔کیونکہ وہ" اپنے آپ کوایک بند کتاب کی طرح ہی رہنے دیناچاہتی تھی۔

تمہیں کوئی بھی مسئلہ ہو۔تم مجھے ایزی ہو کر بتا سکتی ہو۔ٹرسٹ می۔"مارب اس کے" ساتھ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔اور وہ بھی اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

چلواب یہ اپنا موڈ ٹھیک کرو۔اور جا کر انجوائے کرو ایسے شو کرو کہ تمہیں کچھ نہیں ہوا" ۔"مارب نے مسکراتے ہوئے اسے سمجھایا۔

ہمیشہ سے یہی تو کرتی آئی ہوں۔ کہ کچھ نہیں۔"وہ صرف دل میں ہی سوچ پائی تھی۔" مارب کہتا ہوا اندر کی جانب بڑھ گیا۔اور وہ اس کے بارے میں سوچنے لگ گئی۔ کتنا اچھا انسان ہے نہ۔وہ جانے انجانے میں اسے پسند کرنے لگی تھی۔اور یہ بات اس کے لیے کس قدر جان لیوا ہونے والی تھی کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔

اگلے دن وہ سب ناشتے کے بعد اپنے گھر کے لیے نکل گئے تھے۔اور جا کر بھی ان کی روٹین اسی طرح مصروف تھی۔اس نے اپنی ہر چیز کو ٹھکانے رکھا اور خوب آرام کرنے کے بعد اسکا موڈ بحال ہو چکا تھا اور نازیہ بیگم کے ساتھ بھی وہ کافی نارمل ہی بے ہیو کر رہی تھی۔ ہر چیز اپنے معمول پہ چل رہی تھی۔اور اس نے کالج جانا بھی شروع کر دیا تھا اور زنجبیل کو جا کر ہر ایک بات بتائی تھی۔اور دونوں نے مل کر ریحان کو خوب گالیاں بھی نکالی تھیں جس سے اس کی بھڑاس کافی حد تک نکل چکی تھی۔اس کی زندگی میں ایک نئ

چیز شامل ہوئی تھی اور وہ تھا مارب۔جواب ہر وقت اس کے خیالوں میں رہتا تھا اور وہ خود بھی اس چیز سے کافی پریشان تھی۔اس سے روز بات کرنا معمول بن چکا تھا۔اور دونوں کی کافی اچھی دوستی بھی ہو گئی تھی۔یہ انسان بھی کتنا نادان ہے ہی اپنی بربادی کا سامان خود اکٹھا کرتا ہے۔

www.novelsclubb.com